

اُفرادہ ترے غم میں بیس بام و در و دیوار
 فطرت نے تراٹا تھا فقط ایک ہی شکار
 منظوظ نہیں دام اجل سے کوئی جاندار
 اس رہ سے گزنا ہے ہر آک شنس کو اکابر
 موس یہ ہوتا ہے کہ ہے زندہ و بیدار
 ہوتا نہیں الفاظ میں جذبات کا اطمینان
 اور سایہ لگن تجھ پر رہے رحمت بخار
 ہر گوشہ کونیں پر سکتے سا ہے طاری
 تاریخ میں ایسا نہ خطیب اور اٹھے گا
 اس پندرہ حقیقت سے گر کس کو مفر ہے
 اونی ہو کہ اعلیٰ ہو ولی ہو کہ پیغمبر
 دل دکھتا ہے لیکن تری رفت کی خبر پر
 کچھ آہوں میں شامل ہے کچھ انکوں میں ترا غم
 آباد رہے گوشہ فردوس میں تاہیر

حکیمی

یکتا نے روزگار بخاری بھی چل بے

دنیا ہے سو گوار بخاری بھی چل بے
 یکتا نے روزگار بخاری بھی چل بے
 چادو اثر خطیب و شلد نوا خطیب
 بیباک حق پند مب و ملن خطیب
 آزاد زیب صن گھستانِ ایشیا
 ظاہر پرست آنکھ نے شبتم سمجھ یا
 اے بوستانِ کفر و عمل بزم شاعری
 وحشت فزانے آہونے افگن جس کی ذات
 جوڑ فنگ گردش ایام کے اسیر
 صدر نظام مجلس احرار بالخصوص
 جن کا ضمیر فیض نبوت سے مستین
 گریان فلک، طاگہ نو ص کنائ زمین
 جرأت لکھ تھے زاوے جس کی تھا کے ہاتھے وہ شلد باز بخاری بھی چل بے
 سالک زبان شعر میں کیے ادا کوں
 مدھب کے عگبار بخاری بھی چل بے
 ساک رہا (سیاں چنوان)